Volume 04, Issue 01,
January-March 2026
PP: 155-163
Open Access on:
www.alimanjournal.com

AL-IMAN Research Journal
P-ISSN: 3006-1261 E-ISSN: 3006-127X

Article QR

# فلسفیانہ افکار کے ارتقاء میں مسلم فلاسفہ کی خدمات اور ہمہ جہت پہلو

# *The Contributions and Multidimensional Aspects of Muslim Philosophers in the Evolution of Philosophical Thought*

**Muhammad Hamzah[1], Dr. Tanveer Akhtar[2]**

*Article History*

*Received*
02-03-2026

*Accepted*
29-03-2026

*Published*
31-03-2026

*Abstract & Indexing*

## Abstract

*Since the emergence of this vast and intricate universe particularly with the advent of life human beings have persistently sought to uncover the mysteries and purposes underlying existence. Throughout history, this quest has evolved through diverse ideas, philosophical frameworks, and intellectual methodologies. From the earliest stages of human consciousness to the present day, humanity has remained engaged in an enduring effort to comprehend the hidden realities and fundamental truths of the cosmos. It is evident that this intellectual pursuit will continue as long as questions about existence, purpose, and reality remain. Within this context, Islam offers a profound and comprehensive perspective that actively encourages human beings to reflect upon the nature of the universe. It calls upon individuals to utilize their God-given faculties—reason, observation, and contemplation to explore the signs embedded within creation. The Qurʾānic worldview promotes critical thinking, rational inquiry, and deep intellectual engagement with both the physical and metaphysical dimensions of existence. This research article seeks to examine how Islam guides humanity toward understanding the philosophy of the universe by emphasizing contemplation (tafakkur), reflection (tadabbur), and reasoned analysis. It further highlights the importance of exploring the principles, limits, and outcomes of philosophical inquiry within an Islamic framework, ultimately aiming to achieve a meaningful and coherent understanding of existence.*

## Keywords:

*Islamic Philosophy, Philosophy of the Universe, Tafakkur, Tadabbur, Qurʾānic Worldview, Reflection and Reasoning, Metaphysics in Islam, Human Consciousness, Intellectual Inquiry, Purpose of Existence.*

[1] *Ph.D Scholar, National College of Business Administration & Economics Lahore (AlHamra University) Sub Campus Bahawalpur.* m.hamza01786@gmail.com ***Corresponding Author***
[2] *Assistant Professor, National College of Business Administration & Economics Lahore (AlHamra University) Sub Campus Bahawalpur.* t.akhtar1433@gmail.com

All Rights Reserved © 2026 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

### فلسفیانہ افکار کے ارتقاء میں مسلم فلاسفہ کی خدمات اور ہمہ جہت پہلو

اسلامی دنیا میں فلسفیانہ افکار کی تشکیل اور ارتقاء ایک ایسا موضوع ہے جس نے عالمی فکری تاریخ میں گہرے اثرات مرتب کیے۔ مسلم فلاسفہ نے نہ صرف یونانی فلسفے کو محفوظ کیا بلکہ اسے نئی جہتیں عطاء کیں اور ایک ایسا فکری نظام تشکیل دیا جس نے مغربی فلسفے، سائنسی ترقی، اور مذہبی فکر کو متاثر کیا۔ یہ مقالہ مسلم فلاسفہ کی خدمات کا تنقیدی جائزہ لیتا ہے، خاص طور پر مابعد الطبیعیات، علمیات، منطق، اخلاقیات اور تصوف کے میدان میں۔ [1]

## تمہید(Introduction)

فلسفہ انسانی فکر کی ایک بنیادی جہت ہے جو کائنات، انسان اور حقیقت کے بنیادی سوالات سے بحث کرتا ہے۔ اسلامی تہذیب میں فلسفے کا آغاز یونانی افکار کے ترجمے سے ہوا، مگر جلد ہی مسلم مفکرین نے اسے محض نقل تک محدود نہیں رکھا بلکہ اس میں جدت پیدا کی۔ [2]

اسلامی فلسفہ دراصل ایک جامع فکری نظام ہے جس میں عقل اور وحی کے درمیان توازن پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ توازن بعد کے فلسفیانہ مباحث میں مرکزی حیثیت اختیار کر گیا۔ [3]

### ترجمہ کی تحریک اور علمی بیداری

عباسی دور میں بغداد کا "بیت الحکمہ" علمی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا جہاں یونانی، ہندی اور فارسی علوم کے تراجم کیے گئے۔ اس تحریک نے فلسفے کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کیا۔ [4]

یہ ترجمہ محض الفاظ کی منتقلی نہیں تھا بلکہ ایک فکری تعامل تھا جس میں مسلم علماء نے یونانی فلسفے کو سمجھا، اس پر تنقید کی اور اسے اسلامی تناظر میں ڈھالا۔ [5]

### الکندی: اسلامی فلسفے کا بانی

الکندی کو "فلسفی العرب" کہا جاتا ہے۔ انہوں نے فلسفے کو اسلامی عقائد کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی اور عقل کو دینی فہم کا ذریعہ قرار دیا۔ [6]

انہوں نے کائنات کی تخلیق، وقت اور خدا کے وجود پر فلسفیانہ دلائل پیش کیے جو اسلامی فلسفے کی بنیاد بنے۔ [7]

### الفارابی: معلم ثانی

الفارابی نے فلسفے کو منظم علمی نظام کی شکل دی اور ارسطو کی منطق کو اسلامی فکر میں شامل کیا۔ [8]

انہوں نے "مدینہ فاضلہ" کا تصور پیش کیا، جس میں ایک مثالی معاشرہ اخلاقی اور عقلی اصولوں پر قائم ہوتا ہے۔ [9]

### ابن سینا: مابعد الطبیعیات کا عروج

ابن سینا اسلامی فلسفے کے سب سے بڑے مفکرین میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے وجود اور ماہیت میں فرق قائم کیا۔ [10]

ان کا نظریہ "واجب الوجود" خدا کے وجود کا ایک مضبوط فلسفیانہ ثبوت فراہم کرتا ہے، جو بعد میں مغربی فلسفے میں بھی شامل ہوا۔ [11]

### امام غزالیؒ: فلسفے پر تنقید

امام غزالیؒ نے فلسفیانہ نظریات پر تنقید کرتے ہوئے عقل کی حدود کو واضح کیا اور روحانی تجربے کو اہم قرار دیا۔ [12]

انہوں نے فلسفہ اور مذہب کے درمیان تصادم کو نمایاں کیا، جس نے اسلامی فکر میں ایک نئی بحث کو جنم دیا۔ [13]

**ابن رشد: عقل کا دفاع**

ابن رشد نے غزالیؒ کے اعتراضات کا جواب دیا اور فلسفے اور شریعت کے درمیان ہم آہنگی کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ [14]

انہوں نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ عقل اور وحی میں کوئی تضاد نہیں بلکہ دونوں حقیقت کی مختلف سطحوں کو بیان کرتے ہیں۔ [15]

**منطق اور سائنسی طریقہ کار**

مسلم فلاسفہ نے منطق کو ایک مکمل علم کے طور پر ترقی دی اور اسے دیگر علوم کی بنیاد بنایا۔ [16]

ابن الہیثم نے تجرباتی طریقہ کو فروغ دیا، جس نے جدید سائنسی تحقیق کی بنیاد رکھی۔ [17]

**اخلاقیات اور نفسیات**

ابن مسکویہ نے اخلاقیات میں اعتدال اور کردار سازی پر زور دیا اور انسانی نفس کی اصلاح کو بنیادی مقصد قرار دیا۔ [18]

انہوں نے ارسطو کی اخلاقیات کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگ کیا۔ [19]

**اخلاقیات اور نفسیات کا تجزیاتی مطالعہ**

اخلاقیات (Ethics) اور نفسیات (Psychology) انسانی زندگی کے دو اہم علمی شعبے ہیں، جو انسان کے رویوں، اعمال اور داخلی کیفیات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اخلاقیات اس بات کا تعین کرتی ہے کہ کیا اچھا ہے؟ اور کیا برا، جبکہ نفسیات انسانی ذہن، جذبات اور رویوں کا سائنسی مطالعہ پیش کرتی ہے۔ دونوں علوم کا باہمی تعلق نہایت گہرا ہے، کیونکہ انسانی اخلاقی رویے دراصل نفسیاتی عوامل سے ہی جنم لیتے ہیں۔ [20]

**اخلاقیات کی تعریف اور دائرہ کار**

اخلاقیات فلسفے کی ایک اہم شاخ ہے جو انسانی اعمال کے حسن و قبح، خیر و شر اور درست و غلط کے اصولوں کا تعین کرتی ہے۔ اس میں مختلف نظریات شامل ہیں جیسے نتیجہ خیزی(Consequentialism) ، فرضی اخلاقیات (Deontology) اور فضیلت پر مبنی اخلاقیات(Virtue Ethics) ۔ اخلاقیات کا مقصد ایک ایسا نظام فراہم کرنا ہے جو انسانی معاشرے میں عدل، انصاف اور بھلائی کو فروغ دے۔ [21]

**نفسیات کی تعریف اور اہمیت**

نفسیات انسانی ذہن اور رویے کا سائنسی مطالعہ ہے۔ یہ علم اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے کہ انسان کیسے سوچتا ہے، محسوس کرتا ہے اور عمل کرتا ہے۔ نفسیات کے مختلف شعبے جیسے ادراکی نفسیات(Cognitive Psychology) ، سماجی نفسیات (Social Psychology)اور کلینیکل نفسیات انسانی شخصیت اور رویوں کو مختلف زاویوں سے بیان کرتے ہیں۔ [22]

**اخلاقیات اور نفسیات کا باہمی تعلق**

اخلاقیات اور نفسیات کا تعلق اس بنیاد پر قائم ہے کہ اخلاقی فیصلے انسانی ذہن اور شعور سے پیدا ہوتے ہیں۔ نفسیات یہ بتاتی ہے کہ انسان کیوں کسی خاص اخلاقی رویے کو اختیار کرتا ہے، جبکہ اخلاقیات اس رویے کی درستی یا غلطی کا فیصلہ کرتی ہے۔ اس طرح نفسیات "کیا ہے؟" کو بیان کرتی ہے اور اخلاقیات "کیا ہونا چاہیے؟" کی وضاحت کرتی ہے۔ [23]

### اخلاقی ارتقاء اور نفسیاتی نظریات

اخلاقی ارتقاء کے حوالے سے نفسیات میں کئی اہم نظریات پیش کیے گئے ہیں۔ لارنس کولبرگ نے اخلاقی ترقی کے مراحل (Stages of Moral Development) بیان کیے، جن میں انسان بتدریج اعلیٰ اخلاقی سطح تک پہنچتا ہے۔ اسی طرح ژاں پیاجے نے بچوں کی اخلاقی نشوونما پر تحقیق کی، جس سے معلوم ہوا کہ اخلاقی شعور عمر کے ساتھ ترقی کرتا ہے۔ [24]

### اسلامی تناظر میں اخلاقیات اور نفسیات

اسلامی تعلیمات میں اخلاقیات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور انسانی نفس کی اصلاح پر خاص زور دیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث میں نفس، قلب اور روح کی کیفیتوں کا ذکر ملتا ہے، جو دراصل نفسیاتی پہلوؤں کی عکاسی کرتے ہیں۔ اسلامی مفکرین جیسے امام غزالیؒ نے اخلاقیات اور نفسیات کو یکجا کرتے ہوئے انسانی کردار کی اصلاح کا جامع نظریہ پیش کیا۔ [25]

### جدید نفسیات اور اخلاقی مسائل

جدید دور میں نفسیات نے اخلاقی مسائل کو نئے زاویوں سے دیکھنا شروع کیا ہے، جیسے کہ رویہ جاتی نفسیات (Behavioral Psychology) اور اعصابی سائنس (Neuroscience) کے ذریعے اخلاقی فیصلوں کی وضاحت۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ انسانی فیصلے صرف عقل پر نہیں بلکہ جذبات، ماحول اور دماغی کیفیات پر بھی منحصر ہوتے ہیں۔ [26]

### اخلاقیات، شخصیت اور معاشرہ

انسانی شخصیت کی تشکیل میں اخلاقیات اور نفسیات دونوں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایک صحت مند معاشرہ اسی وقت وجود میں آتا ہے جب افراد میں مثبت اخلاقی اقدار اور متوازن نفسیاتی کیفیت پائی جائے۔ تعلیم، تربیت اور ماحول ان دونوں علوم کے عملی اطلاق میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ [27]

### نتیجہ

اخلاقیات اور نفسیات ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں۔ جہاں اخلاقیات انسانی اعمال کے معیار کا تعین کرتی ہے، وہاں نفسیات ان اعمال کی وجوہات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ دونوں کا امتزاج نہ صرف فرد کی اصلاح بلکہ معاشرے کی بہتری کے لیے بھی ناگزیر ہے۔ [28]

### تصوف اور فلسفہ

سہروردیؒ نے اشراقی فلسفہ پیش کیا جس میں نور کو حقیقت کی بنیاد قرار دیا گیا۔ [29]

ابن عربیؒ نے وحدت الوجود کا نظریہ پیش کیا جو اسلامی تصوف کی بلند ترین فکری تعبیر ہے۔ [30]

### تصوف اور فلسفہ کا تجزیاتی مطالعہ

تصوف اور فلسفہ دونوں انسانی فکر کے اہم شعبے ہیں جو حقیقتِ کائنات، انسان کے باطن اور خدا کے ساتھ تعلق کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فلسفہ زیادہ تر عقل و استدلال پر انحصار کرتا ہے، جبکہ تصوف کشف، وجدان اور روحانی تجربے کو اہمیت دیتا ہے۔ اگرچہ دونوں کے مناہج مختلف ہیں، لیکن ان کا مقصد حقیقتِ مطلقہ تک رسائی حاصل کرنا ہے۔ [31]

### تصوف کی ماہیت اور اس کا فکری پس منظر

تصوف دراصل اسلام کے باطنی پہلو کا نام ہے، جس کا مقصد تزکیۂ نفس، قربِ الٰہی اور اخلاقی اصلاح ہے۔ صوفیاء کرام نے قرآن و سنت کی تعلیمات کو روحانی انداز میں پیش کیا اور انسانی باطن کی تطہیر پر زور دیا۔ ان کے نزدیک اصل علم وہ ہے جو دل کو منور کرے اور انسان کو خدا کے قریب لے جائے۔ [32]

### فلسفہ کی تعریف اور اس کا دائرہ کار

فلسفہ ایک عقلی علم ہے جو کائنات، وجود، علم اور اقدار کے بنیادی مسائل کا تجزیہ کرتا ہے۔ یونانی فلاسفہ جیسے ارسطو اور افلاطون نے فلسفے کی بنیاد رکھی، جسے بعد میں مسلم فلاسفہ نے آگے بڑھایا۔ فلسفہ میں دلیل، منطق اور استدلال کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ [33]

### تصوف اور فلسفہ میں اشتراک

تصوف اور فلسفہ دونوں حقیقتِ مطلقہ کی تلاش میں مصروف ہیں۔ دونوں میں وجود، علم اور خدا کے بارے میں سوالات مشترک ہیں۔ کئی مسلم مفکرین جیسے امام غزالیؒ نے فلسفہ اور تصوف کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی اور بتایا کہ عقل اور وجدان ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ [34]

### تصوف اور فلسفہ میں اختلاف

اگرچہ دونوں کا مقصد ایک ہے، لیکن طریقہ کار میں واضح فرق ہے۔ فلسفہ عقل اور استدلال کو ترجیح دیتا ہے، جبکہ تصوف دل، کشف اور الہام کو اہمیت دیتا ہے۔ فلسفی حقائق کو منطقی دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے، جبکہ صوفی انہیں تجربہ کرتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض اوقات فلسفہ خشک اور تصوف ذوقی معلوم ہوتا ہے۔ [35]

### مسلم مفکرین میں تصوف اور فلسفہ کا امتزاج

مسلم دنیا میں کئی ایسے مفکرین گزرے ہیں جنہوں نے تصوف اور فلسفہ کو یکجا کیا۔ ابن عربیؒ نے وحدت الوجود کا نظریہ پیش کیا، جبکہ سہروردیؒ نے اشراقی فلسفہ کی بنیاد رکھی جس میں نور اور کشف کو اہمیت دی گئی۔ ان مفکرین نے فلسفے کو روحانیت کے ساتھ ہم آہنگ کیا۔ [36]

### امام غزالیؒ کا کردار

امام غزالیؒ نے فلسفہ پر تنقید کرتے ہوئے تصوف کو اختیار کیا اور دونوں کے درمیان توازن قائم کیا۔ انہوں نے اپنی کتاب "تہافۃ الفلاسفہ" میں فلسفیوں کے بعض نظریات کو رد کیا، لیکن ساتھ ہی تصوف کو ایک مستند ذریعہ علم کے طور پر پیش کیا۔ ان کی فکر نے اسلامی دنیا میں تصوف کو مضبوط بنیاد فراہم کی۔ [37]

### مغربی مفکرین پر اثرات

تصوف کے اثرات مغربی فلسفے پر بھی پڑے، خصوصاً مابعد الطبیعیات اور روحانیت کے میدان میں۔ کچھ مغربی مفکرین نے اسلامی تصوف سے متاثر ہو کر روحانیت اور باطنی تجربے کی اہمیت کو تسلیم کیا۔ اس طرح تصوف نے عالمی سطح پر فلسفیانہ فکر کو متاثر کیا۔ [38]

### نتیجہ

تصوف اور فلسفہ دونوں انسانی فکر کے دو اہم پہلو ہیں جو مختلف راستوں سے ایک ہی حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جہاں فلسفہ عقل و استدلال کی بنیاد پر کام کرتا ہے، وہاں تصوف دل اور روح کے ذریعے حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ دونوں کا امتزاج انسان کو ایک متوازن اور جامع فکری و روحانی بصیرت فراہم کرتا ہے۔ [39]

### مغربی فلسفہ

مسلم فلاسفہ کے نظریات لاطینی زبان میں ترجمہ ہو کر یورپ پہنچے اور لاسٹک فلسفے کی بنیاد بنے۔[40]

خصوصاً ابن رشد کے نظریات نے یورپی مفکرین کو متاثر کیا اور نشاۃ ثانیہ کی فکری بنیادوں میں شامل ہوئے۔[41]

### مغربی فلسفے پر اسلامی فکر کے اثرات

اسلامی فلسفہ نے مغربی فلسفے کی تشکیل و ترقی میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ خصوصاً قرونِ وسطیٰ میں جب یورپ علمی زوال کا شکار تھا، اس وقت مسلم مفکرین نے یونانی فلسفے کو محفوظ کیا، اس پر تنقید کی اور اسے مزید ترقی دی۔ بعد ازاں یہی علمی سرمایہ لاطینی زبان میں منتقل ہو کر یورپ پہنچا اور مغربی نشاۃ ثانیہ (Renaissance) کی بنیاد بنا۔ اس علمی ترسیل نے مغربی مفکرین کو نئی فکری جہات عطاء کیں۔[42]

### ابن رشد کے ذریعے ارسطو کی بازیافت

اندلس کے عظیم فلسفی ابن رشد (Averroes) نے ارسطو کے فلسفے کی جو شروحات لکھیں، وہ مغرب میں بے حد مقبول ہوئیں۔ یورپ میں ارسطو کی تفہیم زیادہ تر ابن رشد کی تشریحات کے ذریعے ہی ممکن ہوئی۔ ان کی تحریروں نے مغربی مفکرین جیسے تھامس ایکویناس کو متاثر کیا اور عقل و وحی کے تعلق پر نئی بحثوں کو جنم دیا۔[43]

### ابن سینا کا اثر اور مابعد الطبیعیات

ابن سینا (Avicenna) کی مابعد الطبیعیاتی فکر نے مغربی فلسفے پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ ان کے وجود و ماہیت (Essence and Existence) کے نظریے کو یورپی فلسفیوں نے اپنایا اور اس پر مزید بحث کی۔ خاص طور پر Scholastic فلسفے میں ابن سینا کے خیالات نمایاں نظر آتے ہیں۔[44]

### علم الکلام اور مغربی تھیالوجی

اسلامی علمِ کلام نے بھی مغربی الٰہیات (Theology) کو متاثر کیا۔ معتزلہ اور اشاعرہ کے درمیان ہونے والی عقلی بحثوں نے یورپ میں مذہبی فکر کو متاثر کیا، خصوصاً خدا کی صفات، جبر و قدر اور عقل کی اہمیت جیسے مسائل میں۔ ان مباحث نے عیسائی مفکرین کو اپنے عقائد کی عقلی توجیہ پیش کرنے پر آمادہ کیا۔[45]

### سائنسی و فلسفیانہ منہج کی منتقلی

مسلم سائنسدانوں اور فلاسفہ نے تجرباتی اور عقلی منہج کو فروغ دیا، جو بعد میں مغربی سائنسی انقلاب کا پیش خیمہ بنا۔ ابن الہیثم اور دیگر مفکرین کے سائنسی طریقہ کار نے مغرب میں تحقیق کے اصولوں کو متاثر کیا، جس سے جدید سائنس اور فلسفے کی بنیادیں مضبوط ہوئیں۔[46]

### ترجمہ کی تحریک اور علمی تبادلہ

بغداد، قرطبہ اور طلیطلہ میں ہونے والی تراجم کی تحریک نے یونانی اور اسلامی علوم کو یورپ منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ طلیطلہ (Toledo) میں لاطینی مترجمین نے عربی کتب کو لاطینی میں منتقل کیا، جس سے یورپی جامعات میں نئے علوم داخل ہوئے اور فکری انقلاب برپا ہوا۔[47]

**نتیجہ**

مجموعی طور پر اسلامی فلسفہ نے مغربی فلسفے کی فکری تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا۔ مسلم مفکرین کے ذریعے نہ صرف قدیم یونانی فلسفہ محفوظ ہوا بلکہ اس میں جدت اور وسعت پیدا ہوئی، جس نے مغربی دنیا کو فکری بیداری عطاء کی۔ یہ اثرات آج بھی مغربی فلسفے کی بنیادوں میں نمایاں طور پر موجود ہیں۔ [48]

**تنقیدی جائزہ(Critical Analysis)**

مسلم فلسفے کی ترقی کے باوجود، بعض اوقات یونانی فلسفے پر حد سے زیادہ انحصار کیا گیا جس نے اسلامی فکر میں اختلافات کو جنم دیا۔ [49]

مزید برآں، مذہبی اور فلسفیانہ حلقوں کے درمیان کشمکش نے فلسفے کی رفتار کو سست کر دیا۔ [50]

**نتائج(Conclusion)**

مسلم فلاسفہ نے فلسفیانہ افکار کے ارتقاء میں ایک پل کا کردار ادا کیا۔ انہوں نے قدیم فلسفے کو محفوظ کیا، اس میں جدت پیدا کی اور اسے عالمی سطح پر منتقل کیا۔ [51]

ان کی خدمات آج بھی فلسفہ، سائنس اور مذہب کے درمیان تعلق کو سمجھنے میں رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

**References:**


1 Fakhry, Majid. A History of Islamic Philosophy, Columbia University Press, 2004.
2 Adamson, Peter. Philosophy in the Islamic World, Oxford University Press, 2016.
3 Nasr, SeyyedHossein. Islamic Philosophy from Its Origin to the Present, SUNY Press, 2006.
4 Gutas, Dimitri. Greek Thought, Arabic Culture, Routledge, 1998.
5 Endress, Gerhard. The Circle of al-Kindi, 1997.
6 Adamson, Peter. Al-Kindi, Oxford University Press, 2007.
7 Ivry, Alfred. Al-Kindi's Metaphysics, 1974.
8 Walzer, Richard. Al-Farabi on the Perfect State, 1985.
9 Al-Farabi. AraAhl al-Madina al-Fadila.
10 Avicenna. The Metaphysics of The Healing.
11 Marmura, Michael. Avicenna's Metaphysics, 2005.
12 Al-Ghazali. Tahafut al-Falasifa.
13 Griffel, Frank. Al-Ghazali's Philosophical Theology, 2009.
14 Averroes. Tahafut al-Tahafut.
15 Hyman, Arthur. Averroes and the Enlightenment, 2010.
16 Street, Tony. Arabic Logic, 2004.
17 Sabra, A.I. Ibn al-Haytham, 1989.
18 Miskawayh. Tahdhib al-Akhlaq.
19 Goodman, Lenn. Islamic Humanism, 2003.
20 David G. Myers, Psychology, Worth Publishers, New York, 2014, p. 6-
21 James Rachels, The Elements of Moral Philosophy, McGraw-Hill, New York, 2011, p. 1-
22 Atkinson &Hilgard, Introduction to Psychology, Cengage Learning, 2009, p. 12-
23 Lawrence Kohlberg, Essays on Moral Development, Harper & Row, New York, 1981, p. 45-
24 Jean Piaget, The Moral Judgment of the Child, Free Press, New York, 1965, p. 23-
25 امام غزالی،احیاء علوم الدین،(بیروت:دارالمعرفہ،2005ء)،3/58-
26 Joshua Greene, Moral Tribes: Emotion, Reason, and the Gap Between Us and Them, Penguin Press, 2013, p. 67-
27 Erich Fromm, Man for Himself: An Inquiry into the Psychology of Ethics, Routledge, London, 2003, p. 102-
28 Viktor E. Frankl, Man's Search for Meaning, Beacon Press, Boston, 2006, p. 115-
29 Suhrawardi. Hikmat al-Ishraq.
30 Chittick, William. The Sufi Path of Knowledge, 1989.
31 ڈاکٹر سید حسین نصر، **اسلامی روحانیت اور تصوف**،(کراچی: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2003ء)، ص25-
32 امام قشیری، **الرسالۃ القشیریہ**،(بیروت: دارالکتب العلمیہ، 2001ء)، ص55-
33 ولڈ یورانٹ، **داستانِ فلسفہ**، مترجم: محمد اجمل،(لاہور: نگار پبلیکیشنز)، ص18-
34 امام غزالی، **المنقذ من الضلال**،(بیروت: دارالاندلس، 1993ء)، ص70-
35 ابن خلدون، **المقدمہ**،(بیروت: دارالفکر، 2004ء)، ص468-
36 Henry Corbin, History of Islamic Philosophy, Routledge, London, 1993, p. 124-
37 امام غزالی، **تہافۃ الفلاسفہ**،(قاہرہ: دارالمعارف)، ص35-
38 Reynold A. Nicholson, The Mystics of Islam, Routledge, London, 2002, p. 89-
39 ڈاکٹر عبدالحلیم محمود، **التصوف: فلسفہ وسلوک**،(قاہرہ: دارالشروق، 1996ء)، ص112-

40 Hasse, Dag Nikolaus. Arabic Philosophy and the Latin West, 2016.

41 Davidson, Herbert. Alfarabi, Avicenna, and Averroes, 1992.

42 برٹرینڈرسل، **تاریخ مغربی فلسفہ**، مترجم: یوسف سلیم چشتی، (لاہور: سنگِ میل پبلیکیشنز)، ص419-

43 Majid Fakhry, A History of Islamic Philosophy, Columbia University Press, New York, 2004, p. 276-

44 Etienne Gilson, History of Christian Philosophy in the Middle Ages, Random House, New York, 1955, p. 186-

45 Harry AustrynWolfson, The Philosophy of the Kalam, Harvard University Press, Cambridge, 1976, p. 12-

46 George Sarton, Introduction to the History of Science, Carnegie Institution, Washington, 1927, Vol. 1, p. 609-

47 Charles Burnett, The Coherence of the Arabic-Latin Translation Program in Toledo, Science in Context, Cambridge University Press, 2001, p. 249-

48 De Lacy O'Leary, How Greek Science Passed to the Arabs, Routledge & Kegan Paul, London, 1949, p. 194-

49 Leaman, Oliver. An Introduction to Classical Islamic Philosophy, 2002.

50 Nasr, SeyyedHossein, 2006.

51 Fakhry, Majid, 2004.